Lesson 23. Al-Baqarah (Ayaat 183 - 188): Day 80

سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	
يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اے	لوگو جو
مومنو! تم	

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ
ایمان لائے ہو	لکھا گیا	اوپر تمہارے	روزہ	جیسا	لکھا گیا	اوپر	ان لوگوں کے جو	پہلے تم سے تھے

پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا

لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا
تاکہ تم	پرہیزگاری کرو	دن	گنتی کے	پس جو کوئی	ہو	تم میں سے	بیمار

تاکہ تم پرہیزگار بنو﴿۱۸۳﴾ (روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	وَعَلَى	الَّذِيْنَ	يُطِيْقُوْنَهٗ
یا	اوپر	سفر کے	پس گنتی ہے	سے	دنوں	اور	اور اوپر	ان لوگوں کے	جو طاقت رکھتے ہیں اسکی

یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ

فِدْيَةٌ	طَعَامُ	مِسْكِيْنٍ	فَمَنْ	تَطَوَّعَ خَيْرًا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّهٗ	وَ	اَنْ
بدلہ ہے	کھانا	ایک مسکین کا	پس جو کوئی	کرے نیکی زیادہ	پس وہ	بہتر ہے	واسطے اس کے	اور	یہ کہ

رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ

تَصُوْمُوْا	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	شَهْرُ	رَمَضَانَ	الَّذِيْٓ
روزہ رکھو تم	بہتر ہے	واسطے تمہارے	اگر	ہو تم	جانتے	مہینہ	رمضان کا	جو

اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے﴿۱۸۴﴾ (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے)

أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى

أُنْزِلَ	فِيْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنٰتٍ	مِّنَ	الْهُدٰى
اتارا گیا ہے	بیچ اس کے	قرآن کریم	ہدایت ہے	واسطے لوگوں کے	اور	دلیلیں ہیں	سے	ہدایت کی

جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو)

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ

وَالْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ	الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ
اور معجزے	پس جو کوئی	حاضر ہو	تم میں سے	اس مہینے میں	پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس کو	اور	جو کوئی	ہو

الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو

مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ	الْيُسْرَ
مریض	یا	اوپر	سفر کے	پس گنتی ہے	سے	دنوں	اور	چاہتا ہے	اللہ	ساتھ تمہارے	آسانی

بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے

وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا

وَ	لَا	يُرِيْدُ	بِكُمُ	الْعُسْرَ	وَ	لِتُكْمِلُوا	الْعِدَّةَ	وَلِتُكَبِّرُوا	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا
اور	نہیں	چاہتا	ساتھ تمہارے	دشواری	اور	تاکہ پورا کرو تم	گنتی کو	تاکہ بڑائی کرو	اللہ کی	اوپر	اسکے کہ

اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو

هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ

هَدٰىكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	اِذَا	سَاَلَكَ	عِبَادِيْ	عَنِّيْ	فَاِنِّيْ
ہدایت دی تم کو	اور	تاکہ تم	شکر کرو	اور	جب	سوال کریں تجھ کو	بندے میرے	مجھ سے	بیشک میں

ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو ﴿۱۸۵﴾ اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو

قَرِيْبٌ ۗ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ

قَرِيْبٌ	اُجِيْبُ	دَعْوَةَ	الدَّاعِ	اِذَا	دَعَانِ	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	لِيْ
نزدیک ہوں	جواب دیتا ہوں	پکارنے کا	پکارنے والے کو	جب	پکارتا ہے مجھ کو	پس چاہیے کہ قبول کریں	میرے حکم کو

(کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں

وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ

وَلْيُؤْمِنُوْا	بِيْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْشُدُوْنَ	اُحِلَّ	لَكُمْ	لَيْلَةَ	الصِّيَامِ	الرَّفَثُ
اور ایمان لائیں	ساتھ میرے	تاکہ وہ	بھلائی پائیں	حلال کی گئی	واسطے تمہارے	رات	روزے کی	رغبت کرنا

اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں ﴿١٨٦﴾ روزوں کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی

اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

اِلٰى	نِسَآئِكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ
طرف	بیبیوں اپنی کے	وہ	پردہ ہیں	واسطے تمہارے	اور	تم ہو	پردہ	واسطے ان کے	جان لیا	اللہ نے	یہ کہ تم

عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم اُن کی پوشاک ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ

كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ

كُنْتُمْ	تَخْتَانُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ	عَلَيْكُمْ	وَعَفَا	عَنْكُمْ	فَالْئٰنَ
تھے	خیانت کرتے	جانوں اپنی کو	پس پھر آیا	اوپر تمہارے	اور معاف کیا	تم سے	پس اب

تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔ اب

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى

بَاشِرُوْهُنَّ	وَابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَكُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	حَتّٰى
ملا کرو ان سے	اور تلاش کرو	جو	لکھ دیا ہے	اللہ نے	واسطے تمہارے	اور کھاؤ	اور	پیو	یہاں تک کہ

(تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور اللہ نے جو چیز تمہارے لیے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (اللہ سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠

يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْاَبْيَضُ	مِنَ	الْخَيْطِ	الْاَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ
ظاہر ہو	واسطے تمہارے	تاگا	سفید	سے	تاگے	کالے	سے	فجر

یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي

ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّيَامَ	اِلَى	الَّيْلِ	وَ	لَا	تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ	عٰكِفُوْنَ	فِي
پھر	پورا کرو	روزہ	تلک	رات	اور	مت	ملو ان سے	اور	تم	اعتکاف کرنیوالے ہو	بیچ

پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے

الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	فَلَا	تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
مسجدوں کے	یہ ہیں	حدیں	اللہ کی	پس مت	نزدیک جاؤان کے	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ

مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے کھول

اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

اٰيٰتِهٖ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ	وَ	لَا	تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
نشانیاں اپنی	واسطے لوگوں کے	تاکہ وہ	بچیں	اور	مت	کھاؤ	مال اپنے	درمیان اپنے

کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں ﴿۱۸۷﴾ اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

بِالْبَاطِلِ	وَتُدْلُوْا بِهَآ	اِلَى	الْحُكَّامِ	لِتَاْكُلُوْا	فَرِيْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ
ساتھ ناحق کے	اور مت کھینچ لے جاؤ ان کو	طرف	حاکموں کے	تاکہ کھاؤ	ایک ایک ٹکڑا	سے	مال

اور نہ اس کو (رشوۃ) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
لوگوں	ساتھ گناہ کے	اور	تم	جانتے ہو

کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو ﴿۱۸۸﴾

آج کے سبق کا مرکزی خیال: ہم نے پیچھے بات کی تھی کہ دین اسلام کے چار بنیادی حصّے ہیں۔ اور سورۃ البقرہ میں ان چاروں پر بات ہوتی ہے۔ آج کی آیات ہماری عبادات اور معاملات کے متعلق ہیں۔ شروع میں عبادات کی بات ہے اور پھر شوہر اور بیوی کے آپس کے تعلقات کی بات ہے۔

آج جس عبادت کے بارے میں ہم بات کرینگے اس کو اردو میں روزہ اور عربی میں صوم کہتے ہیں۔ صوم روزہ اسلام میں ایک ستون کی طرح ہے اور نماز کی طرح اگر کوئی روزے سے انکار کرے تو وہ اسلام کے دائرے سے نکلنے لگتا ہے۔ اسلامی حکومت اُس کو اس بات کی سزا دے گی۔ مکّی دور میں صلوٰۃ یعنی نماز کا کا کثرت سے تذکرہ ملتا ہے۔ لیکن مکّی دور میں روزے کا تذکرہ نہیں ملتا۔ مکّہ میں روزہ فرض نہیں تھا۔

عربی معاشرے میں مشرکین دینِ ابراہیمیؑ سے نکل چکے تھے۔ اور ان کے ہاں روزے کا تصوّر ہی نہیں تھا۔ ہر نبیؑ نے روزے رکھے۔ ہر شریعت میں روزے فرض تھے، لیکن ان کا طریقہ بدلتا رہا۔ سب سے پہلے نوحؑ کی شریعت میں روزے فرض تھے۔ وہ دو یا تین روزے رکھتے۔ عرب بھی شروع میں روزے رکھتے تھے لیکن جب دین میں اضافے شروع ہوتے ہیں تو وہ مشکل چیزوں کو نکال دیتے ہیں۔

لوگوں کو روزہ بوجھل لگتا ہے اس لئے انہوں نے روزے رکھنا چھوڑ دیئے۔

خود روزہ نہیں رکھتے تھے لیکن گھوڑوں کو روزے رکھواتے تھے، زیادہ تر عربوں کا پیشہ لوٹ مار تھا۔ جنگیں بھی کرتے رہتے تھے۔ ان کاموں کے لئے ان کو گھوڑوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ ان کاموں کے لئے اونٹ نسبتاً کم استعمال کرتے تھے۔

گھوڑا تنک مزاج جانور ہے۔ عرب لوگ گھوڑوں کو سُدھانے اور تربیت کے لئے ان کو روزے رکھواتے۔ اس عمل کو وہ صوم کہتے تھے۔ گھوڑے کے منہ پر توبڑا یا کپڑا باندھ دیتے اور روزے رکھنے والے گھوڑے کو وہ صائم کہتے۔ اس طرح وہ وہ گھوڑے کو سخت جان بناتے تھے۔ گھوڑے کو عرب

ملک کی گرمی کی عادت ڈالنے کے لئے ان کو باہر سورج کے سامنے بھی رکھتے۔ تا کہ اُسے مہم میں گرمی ، سردی اور بھوک پیاس برداشت کرنے کی عادت ہو جائے۔

مکّہ میں یہ کچھ چل رہا تھا۔ مدینہ کے حالات فرق تھے۔ یہود کے ہاں روزے کا رواج تھا۔ وہ 10 محرم کو عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ ان کو 10 محرم کو فرعون سے سے نجات ملی تھی۔

شروع میں نبی پاکؐ نے مسلمانوں کو تین روزے رکھنے کا حکم دیا تھا۔ جن کو یومِ بیض کے روزے کہتے ہیں۔ چاند کے تیرہ، چودہ، پندرہ، یعنی مکمل چاند کی روشن راتوں کے روزے۔ اس لئے ان کو سفید یعنی بیض کے روزے کہتے ہیں۔ اب کیونکہ روزہ نفس پر بوجھل پڑتا ہے۔ اس لئے اللہ نے روزے کو فرض کرنے کے لئے تدریج سے کام لیا۔ یعنی ایک دم حکم نہیں آیا۔ آہستہ آہستہ روزے کی عادت ڈالی گئی۔

شروع میں لوگوں نے تین روزے رکھے۔ پھر دوسرے قدم پر روزہ فرض کر دیا گیا یعنی 30 روزے فرض ہو گئے۔ لیکن شروع میں کہا گیا کہ یا تو خود رکھ لو یا کسی کو رکھوا دو۔ تو غریب لوگ روزے خود رکھتے لیکن امیر لوگ کسی کو رکھوا دیتے۔ روزے کی فرضیت کا یہ دور بھی آیا۔ یعنی کچھ لوگ کفّارہ دے دیتے۔ اور پھر یہ آیت نازل ہوئی جو آج ہم پڑھیں گے۔ کہ سال میں ایک مہینہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔

مہینے بارہ ہی ہیں۔ سورۃ توبہ میں مزید تفصیل آئے گی۔ اسلامی مہینے چاند کے ساتھ چلتے ہیں۔ اللہ نے روزے رمضان کے مہینے کے ہی فرض کئے ہیں۔

زیادہ تر سورج کے مہینے خداؤں اور بتوں کے ناموں پر ہیں۔ جیسے جنوری فروری بتوں کے نام ہیں۔ اور دن دیوی دیوتاؤں کے ناموں پر، اسی لئے منڈے یعنی چاند کا دن اور سنڈے یعنی سورج کا دن۔

رمضان: رم ض۔ یعنی پاؤں جلنا۔ رمضان کا مہینہ شروع میں گرمیوں میں آتا تھا۔ اس کو قمری کیلنڈر کے ساتھ رکھا گیا۔ ان میں دنوں کا فرق ہوتا ہے۔ سورج کے حساب سے 365 دن ہوتے ہیں۔ لیکن چاند کے قمری مہینوں میں 29 یا 30 دن ہوتے ہیں۔ اس لئے 10 دن کم ہوتے ہیں۔ اللہ کی ہمارے ساتھ ہمدردی اور پیار دیکھیں کہ رمضان بدلتا رہتا ہے۔ ہر سال اسلامی مہینوں کے دس دن کم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی 33 سال کے روزے رکھے گا تو اس کو سال کے ہر دن روزہ رکھنے کا موقع ملے گا۔ اس طرح سب دن اور مہینے گھوم جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے ہر طرح کے دنوں میں روزے رکھ سکیں۔ ہر موسم میں اللہ کی عبادت کر سکیں۔ عرب لوگ اپنے دور کے بگڑے ہوئے مسلمان تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ دین صرف ایک رسم ہو اور روزے و حج وہ صرف اپنی پسند کے مہینوں میں کریں۔

اللہ نے حکم دے دیا کہ اللہ کے حکم کے مطابق عبادت کی جائے گی۔

عرب لوگ اپنی پسند سے مہینوں کی ترتیب بدل دیتے۔ اور جنگیں لڑنے یا اپنے کاروباری فائدے کے لئے تبدیلیاں کرتے تھے۔

اللہ نے ذہن سازی کی اور پھر روزے رکھوائے۔ روزے موسم بدل کر آتے ہیں۔ نیک لوگ یہی کہتے ہیں کہ یا اللہ ہم نے ہر موسم اور ہر حال میں تیری عبادت کرنی ہے۔ کوئی دن ایسا نہ رہ جائے کہ جو اللہ کی عبادت سے خالی نہ ہو۔

آج تو سائنس نے بھی یہ ثابت کر دیا کہ روزے کے کتنے فائدے ہیں۔

یہ رکوع روزے کے احکام پر مشتمل ہے۔ پورے قرآن میں نماز کو ذکر تو کئی جگہ آتا ہے لیکن روزے کا ذکر کہیں اور نہیں ہے۔ یہ چھے آیات روزے کی فرضیت کی ہیں۔

روزے کا اجمالی ذکر شاید کہیں قرآن میں مل جائے۔ لیکن ایک ہی جگہ اس کی مکمل بات کی گئی ہے۔